B.A. (Part–I) Examination
URDU LITERATURE
(Literature of Modern Languages)

Time : Three Hours] [Maximum Marks : 100

سوال نمبرا۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی دو اقتباسات کی سیاق وسباق کے ساتھ وضاحت کیجئے :— 10

(۱) بنسی دھر نے سخت لہجہ میں کہا ''ہم ایسی باتیں سننا نہیں چاہتے۔ الوپی دین نے جس سہارے کو چٹان سمجھ رکھا تھا وہ پاؤں کے نیچے سے کھسکتا ہوا معلوم ہوا۔ اعتمادِ نفس اور غرورِ دولت کو سخت صدمہ پہنچا۔ لیکن ابھی تک دولت کی تعدادی قوت کا پورا بھروسہ تھا۔ اپنے مختار سے بولے ''لالہ جی ایک ہزار روپیہ کے نوٹ بابو صاحب کی نذر کرو۔ آپ اس وقت بھوکے شیر ہو رہے ہیں''۔ بنسی دھر نے گرم ہو کر کہا۔ ایک ہزار نہیں مجھے ایک لاکھ بھی فرض کے راستہ سے نہیں ہٹا سکتا۔ دولت فرض کی اس خامکارانہ جسارت اور اس زاہدانہ نفس کشی پر جھنجھلائی، اور اب دونوں طاقتوں کے درمیان بڑے معرکے کی کشمکش شروع ہوئی۔ دولت نے پیچ وتاب کھا کر کئی حملے کئے ایک سے پانچ ہزار تک، پانچ سے دس، دس سے پندرہ اور پندرہ سے بیس ہزار تک نوبت پہنچی۔ لیکن فرض مردانہ ہمت کے ساتھ اس سپاہ عظیم کے مقابلے میں یکہ وتنہا پہاڑ کی طرح اٹل کھڑا رہا۔

(۲) وہ ہاتھ میں خط لئے بیساختہ آئی۔سی۔ایس۔ وحید کے دفتر میں گھس آئیں اور اس کے سامنے فائلیں کھینچ کر بولیں۔ کیوں صاحب یہ آخر آج تک آپ نے مجھے میری سسرال کے لوگوں سے کیوں نہ ملایا۔ مسٹر وحید آئی۔سی۔ایس۔ بیگم کے اس طرح چیں بچیں آنے سے یوں ہی گھبرائے تھے، اس غیر متوقع سوال نے انھیں کچھ ڈرا سا دیا۔ وہ ذرا اٹک اٹک کے بولے۔''جب سے ہندوستان پلٹ کے آیا تمہارے میکے گیا پھر وہاں سے ملازمت پر چلا آنا پڑا۔ یہاں کے کاموں میں کچھ اس طرح پھنس گیا کہ ...... وہ بات کاٹ کر بولیں کہ ماں باپ اور بھائیوں سے بھی نہ مل سکے۔ اور نہ بیوی کو ملا سکے۔ وحید کی ذہانت کام آئی اس نے ذرا مسکرا کر کہا ''یہ آج دفعتاً آپ کو سسرال کیوں یاد آ گئی، کیا کسی نے خط لکھا ہے؟''

(۳) لیکن کسانون میں جوش بہت زیادہ تھا۔ بندوقوں سے کوئی بھی نہ ڈرا اور کھیتوں پر ہل چلا دیئے گئے۔ اور ہلوں کا چلنا تھا کہ گولیاں بھی چل پڑیں اور دیکھتے دیکھتے کھیتوں میں بیسیوں لاشیں گر گئیں۔ دوسرے دن گاؤں میں ہر طرف لال پگڑی والے سپاہی نظر آتے تھے اور دھڑا دھڑ گرفتاریاں ہو رہی تھیں۔ کھیتوں پر دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ تھا اور کھیت بنجر کے بنجر پڑے تھے۔ گوبردھن اور رام لال دونوں حوالات میں بند تھے۔ رام لال نے کہا ''گوبردھن تم نے اچھا نہیں کیا۔ اتنا بڑا جھگڑا کھڑا کر دیا'' گوبردھن نے گھمنڈ سے سر اٹھا کر کہا ''رام لال بھائی ایسا نہیں ہوسکتا کہ گائے بھوکی مرے اور سور کھا کرا کھائے۔'' رام لال نے کہا ''مگر دیکھو کتنوں کی جان گئی''۔ گوبردھن نے کہا'' رام لال بھائی جینے کے لئے مرنا بھی ہوگا''۔

(۴) ''کچھ نہیں جناب''۔ رکشا والے نے اس کی بات کاٹ کر اور رکشا کے پیڈل پر اپنے جوش میں مزید زور دیتے ہوئے کہا ''ہم لوگوں کا دیس غلاموں کا دیس ہے۔ غریب ہونے سے ہم نے غریبی کو جنت بنا دیا ہے۔ پیسہ والے ہو کر بھی ہم عادت سے غریب بنے رہتے ہیں۔ روپیہ بینکوں میں جمع رکھتے ہیں اور دال روٹی پر صبر کرتے ہیں ہم کو ہمارا صاحب بتاتا تھا کہ ہندوستان جب آزاد تھا تو لوگ خوب کھاتے پیتے، ناچتے گاتے اور عیش مناتے تھے۔ نہ یہ پردہ تھا نہ کھانے پینے پر پابندی تھی۔ ہمارا صاحب کہا کرتا تھا کہ پیسہ کا فائدہ اسے خرچ کرنے میں ہے بینک میں جمع کرنے میں نہیں۔ روپیہ خرچ ہوتا ہے تو ملک کے کاریگر، مزدور، دوکاندار سب کام پاتے ہیں۔ نہیں تو بیکاری بڑھتی ہے۔ ہمارا صاحب سال کے سال فرنیچر اور دروازے کھڑکیوں پر روغن کراتا تھا۔ چھ مہینے میں وہائٹ واش کرتا تھا۔ دو مالی، دو بیرے، خانساماں، دھوبی، بھنگی اس کے یہاں نوکر تھے۔ پھر اس کے دم سے ڈبل روٹی والے، انڈے والے، کرسی میز والے اور نہ جانے کون کون سبھی روزی پاتے تھے۔

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی دو اقتباسات کی سیاق وسباق کے ساتھ وضاحت کیجئے :— 10

(۱) سب انسپکٹر صاحب ہیڈ کانسٹبل اور کانسٹبلوں سے مخاطب ہوئے ''معلوم ہوتا ہے اس قصبے میں مسلمان غنڈوں کی تعداد بہت زیادہ ہے''۔ ''کچھ نہ پوچھو حضور!'' دیوان جی نے کہا ''ایک سے ایک چھٹا بدمعاش یہاں موجود ہے۔ بہت سے تو ایسے ہیں جو لمبی لمبی سزائیں کاٹ چکے ہیں''۔ ''یہ مسلمان تو سبھی غنڈے ہوتے ہیں سرکار!'' ایک کانسٹبل بولا۔ ''بھلا مانس تو ان میں ایک آدھ ہی ہوتا ہے۔ ہر وقت لڑنے مرنے پر تیار رہتے ہیں''۔ سیٹھ جی کے سوا تقریباً ہر شخص نے ''مسلمان غنڈوں'' کے غنڈے پن پر اظہارِ خیال کیا۔ سیٹھ جی کچھ فکر مند معلوم ہوتے تھے۔ مسلمان غنڈوں کو جی بھر کر گالیاں دے لینے کے بعد انسپکٹر صاحب ان کی طرف متوجہ ہوئے۔ ''تو رائے صاحب! ذرا جلدی کیجئے ہمیں لالہ مول چند سے بھی ملنا ہے''۔

(۲) یہ جگہ اس وقت تو کافی ویران دکھائی دیتی ہے اور پھر یہاں کوئی پولیس کا سپاہی بھی نظر نہیں آتا ہے اور کسی بھلے مانس نے بجلی کا بلب بھی توڑ دیا ہے۔ یکا یک اس کا ہاتھ کسی نرم وگرم شے سے ٹکرایا۔ یہ ایک ہاتھ تھا۔ یونہی غیر شعوری طور پر ہی اس نے اس کی انگلیوں کو چھوا۔ پھر اس کی ہتھیلی کو پھر کلائی۔ اس کے بعد اس کی انگلیاں ایک کانچ کی چوڑی پر جا کر رک گئیں۔ سروش نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے نزدیک ایک کونے میں ایک عورت گھٹنے سمیٹے ہوئے لیٹی تھی۔ وہ اس کا ہاتھ تھامے ہوئے تھا۔ وہ سو رہی تھی اس کا سیاہ بازو نرم اور گداز تھا۔ اس کی دھیمی سانس باقاعدگی سے چل رہی تھی۔ یک لخت پلٹ کر وہ اس کے پہلو کی طرف مڑ گیا۔ ''تم کون ہو''۔ عورت نے ایک مدھم مغموم لہجے میں پوچھا۔ اس نے اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے ایک مرتبہ سروش کی طرف دیکھا پھر انھیں بند کر لیا۔ وہ ایک غریب بھیک مانگنے والی عورت تھی۔

(۳) زاہد جب دوکان سے باہر نکلا تو اس نے سوچنا شروع کیا کہ واقعی نام میں کیا رکھا ہے۔ خیراتی کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ بڑی خیرات کرتا ہے۔ عیدن کیا بلا ہے۔ اس کے جی میں آیا کہ لغت کسی گندی موری میں پھینک دے اور گھر جا کر اپنی بیوی سے کہے ''میری جان نام میں کچھ نہیں رکھا۔ بس یہ دعا کرو کہ بچی کی عمر دراز ہو، وہ مختلف خیالات میں غرق تھا لیکن معلوم نہیں اس کا دل غیر معمولی طور پر دھڑک رہا تھا۔ اس نے سوچا کہ شاید اس کی طبیعت زیادہ مضطرب ہوگئی وہ چاہتا تھا کہ اُڑ کر گھر پہنچے اور اپنے بچی کی پیشانی چومے۔ بغل میں لغت تھی۔ اس کو اس نے کئی بار دیکھنے کی کوشش کی مگر اس کا دل ودماغ متوازن نہیں تھا۔ اس نے تیز تیز چلنا شروع کیا مگر تھوڑا فاصلہ طے کرنے کے بعد ہی بہت بری طرح ہانپنے لگا۔

(۴) ''اچھا تجھے مشاہرہ دوں گا۔ میرے پاس جمع کرانا۔ اس سے بہت سے کپڑے بنا لینا اور مٹھائیاں کھانا''۔ ''نہیں مشاہرہ ہاتھ میں لیں گے''۔ ''ہاتھ میں لے کر کیا کرے گا؟ پھینک دے گا اور کیا! یا گر جائیں گے روپے کہیں''۔ ''نہیں! ہم کو مکان بنانا ہے''۔ اس نے شان ووقار کے ساتھ کہا۔ میں بھی چونک گیا اور سب لوگ ہنسنے لگے۔ اسے چوٹ سی لگی کہنے لگا ''میرے بھی مکان ہے جی! جلجلا میں گر گیا ہے تھوڑا۔ دو کوٹھری ہے۔ اس کے سیاہ چہرے پر خون نے دہکتے ہوئے توے کا رنگ پیدا کر دیا۔ میں نے کہا ''اچھا بنانا مکان، تیرے ہاتھ میں روپے دوں گا''۔ وہ خوش ہو گیا اور ہنسنے لگا۔ اس نے یہ بھی نہ پوچھا پھر کتنا مشاہرہ ہوگا۔ اس کے دل میں بھی حسرتِ تعمیر اور تمنائے ملکیت تھی۔ اسی حسرت، اسی تمنا کے پورا ہونے کا تصور ہی اتنا خوش آیند تھا کہ وہ سرمست ہوگیا۔

سوال نمبر ۳۔ (الف) مندرجہ ذیل اشعار میں سے کوئی پانچ اشعار کی تشریح کیجئے :— 15

(۱) تر دامنی پہ شیخ! ہماری نہ جائیو
دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں

(۲) معلوم سب ہے، پوچھتے ہو پھر بھی مدعا
اب تم سے دل کی بات کہیں کس زباں سے ہم

(۳) دیر نہیں، حرم نہیں، در نہیں، آستاں نہیں
بیٹھے ہیں رہ گذر پہ ہم کوئی ہمیں اٹھائے کیوں

(۴) اب قفس میں ہوش آیا تو یہ حیرت ہے ہمیں
کس طرح آنکھوں سے لٹتے آشیاں دیکھا کئے

(۵) ٹھانی تھی دل میں اب نہ ملیں گے کسی سے ہم
پر کیا کریں کہ ہوگئے ناچار جی سے ہم

(۶) ہوش جاتا نہیں رہا لیکن
جب وہ آتا ہے تب نہیں آتا

(۷) ہستی اپنی حباب کی سی ہے
یہ نمائش سراب کی سی ہے

(۸) تم میرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

(۹) قیدِ حیات و بندِ غم اصل میں دونوں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

(۱۰) حسن سے بھی دل کو بے پروا کیا
کیا کیا اے عشق تونے کیا کیا

(ب) قوسین میں دیئے گئے لفظوں سے صحیح لفظ چن کر کوئی پانچ اشعار مکمل کیجئے :— 10

۱۔ اپنے بعد آنے والی .... کے (فرقوں، قوموں، نسلوں)
راہ میں خار تو نہ بو جائیں

۲۔ سرگرم ناز آپ کی شان جفا ہے کیا
باقی .... کا اور ابھی حوصلہ ہے کیا (کرم، ستم، وفا)

۳۔ جان سے ہوگئے بدن خالی
جس طرف تونے .... بھر دیکھا (منہ، آنکھ، نگاہ)

۴۔ کتنے .... ہیں تیرے لب کے رقیب (شیریں، پیارے، اچھے)
گالیاں کھاکے بے مزہ نہ ہوا

۵۔ اک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا
.... کاہے کو ہے خواب ہے دیوانے کا (بندگی، زندگی، حیات)

۶۔ شام سے کچھ بجھا سا رہتا ہے
دل ہوا ہے چراغ .... کا (غریب، مفلس، بےچارگی)

۷۔ صبر وحشت اثر نہ ہوجائے
کہیں .... بھی گھر نہ ہوجائے (جنگل، سمندر، صحرا)

سوال نمبر۴۔ مندرجہ ذیل سے کسی ایک حصہ کے اشعار کی تشریح کیجئے :—

5 (حصہ الف)

(۱) مشرقی میں کشش ہے روحانی
مغربی میں ہے میل جسمانی
کہا منصور نے خدا ہوں میں
ڈارون بولے بوزنا ہوں میں

10 (۲) اگر کرتا میں اس پانی کی تھوڑی سی نگہ داری
تو ہو جاتا مری آنکھوں سے چشموں کی طرح جاری
یہ ستر اونٹ دو گھوڑے یہاں سیراب ہو جاتے
مجاہد بھی وضو کرتے نہاتے غسل فرماتے
حضور ساقی کوثر مری کچھ لاج رہ جاتی
مری عزت مری شرم عقیدت آج رہ جاتی
میرے محبوب کے پیارے قدم اس خاک پر آئے
الٰہی حکم دے سورج کو اب آتش نہ برسائے
جلیل الشان مہمانوں کا صدقہ مہربانی کر
عطا بحر و رضوان کے لئے تھوڑا سا پانی کر

یا

(حصہ ب)

(۱) دیکھنا میرے ہاتھ میں لب ریز
اپنی صورت کا اک بلوریں جام
کہہ چکا میں تو سب کچھ اب تو کہہ
اے پری چہرہ پیک تیز گام
کون ہے جس کے در پہ ناصیہ سا
ہیں مہ و مہر و زہرہ وہ بہرام
تو نہیں جانتا تو مجھ سے سُن
نام شاہنشہ بلند مقام
قبلۂ چشم و دل بہادر شاہ
مظہر ذوالجلال والاکرام

(۲) رت وہ جو تھی بدل گئی آئی بس اور نکل گئی
تھی جو ہوا میں نکہت مشک تتار ہوچکی
اب تک اسی روش پہ ہے اکبر مست و بے خبر
کہہ دے کوئی عزیز من فصلِ بہار ہوچکی

20 سوال نمبر ۵۔ مندرجہ ذیل سے کسی ایک افسانہ کا خلاصہ تحریر کریں۔

(۱) آئی۔سی۔ایس۔

(۲) اٹھارہ آنے

(۳) جینے کے لئے

20 سوال نمبر ۶۔ مندرجہ ذیل سے کسی ایک شاعر کی سوانح حیات اور ادبی خدمات پر اظہار خیال کیجئے۔

(۱) میرتقی میرؔ

(۲) مرزا غالبؔ

(۳) مومن خاں مومنؔ